بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَمَّا جَآءَ عِیۡسٰی بِالۡبَیِّنٰتِ قَالَ قَدۡ جِئۡتُکُمۡ بِالۡحِکۡمَۃِ وَلِاُبَیِّنَ لَکُمۡ بَعۡضَ الَّذِیۡ تَخۡتَلِفُوۡنَ فِیۡہِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوۡنِ ۔ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ رَبِّیۡ وَرَبُّکُمۡ فَاعۡبُدُوۡہُ ؕ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ۔ (الزخرف ۔ ۶۴،۶۵)

اور جب عیسیٰ کھلے کھلے نشانات کیساتھ آ گیا تو اُس نے کہا یقیناً میں تمہارے پاس حکمت لایا ہوں اور اس لیے آیا ہوں تا کہ تمہارے سامنے وہ باتیں جن میں تم اختلاف کرتے ہو کھول کر بیان کردوں ۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو ۔ یقیناً اللہ ہی ہے جو میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی ربّ ہے ۔ پس اُسی کی عبادت کرو ۔ یہی سیدھا راستہ ہے ۔

حضرت مسیح ابن مریمؑ کی آمد ثانی

حضرت مسیح ابن مریمؑ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اور رسول تھے ۔ آپؑ بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے ۔ بدبخت یہودیوں نے نہ صرف آپ کی تکذیب کی بلکہ آپؑ کو مصلوب کرنے کی بھی کوشش کی ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق آپ کو یہودیوں کے شر سے بچایا ۔ عیسائیوں نے غلو کرتے ہوئے آپکو نعوذ باللہ ابن اللہ کا درجہ دیدیا اور بعض مسلمانوں نے غلط فہمی سے آپؑ کو زندہ بجسم عنصری آسمان پر چڑھا دیا ۔ حقیقت میں نہ تو آپؑ نعوذ باللہ ابن اللہ تھے اور نہ ہی آپؑ زندہ بجسم عنصری آسمان پر اٹھائے گئے ۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر آپ کی آمد ثانی سے کیا مراد ہے؟ یہ سوال ایک الگ موضوع ہے اور میں نے اپنے بعض دیگر مضامین میں اس پر روشنی ڈالی ہے ۔ آپؑ نے اپنی آمد ثانی کی علامات کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمایا تھا اس وقت ہم اس پر غور کرتے ہیں ۔ امر واقع یہ ہے کہ عیسائی اور مسلمان دونوں اپنے مذہبی اختلافات کے باوجود آپ کی آمد ثانی کے قائل ہیں ۔ آپؑ نے اپنی آمد ثانی کی علامات میں قحط ، لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہیں وغیرہ بتائی ہیں ۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نزول مسیح ابن مریم کو قرب قیامت کی علامت بھی قرار دیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

”وَاِنَّہٗ لَعِلۡمٌ لِّلسَّاعَۃِ فَلَا تَمۡتَرُنَّ بِھَا وَاتَّبِعُوۡنِ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ “ (سورۃ زخرف آیت نمبر ۶۲)

ترجمہ ۔ اور یقیناً وہ (عیسیٰ) قیامت کی علامت ہے پس تم قیامت کے متعلق شک نہ کرو اور میری تابعداری کرو ، یہی سیدھی راہ ہے ۔

اور اسی طرح احادیث میں بھی حضرت مسیح ابن مریمؑ کی آمد ثانی کے متعلق بہت کچھ بتایا گیا ہے ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے ۔۔

”عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ کَیۡفَ اَنۡتُمۡ اِذَا نَزَلَ ابۡنُ مَرۡیَمَ فِیۡکُمۡ وَاِمَامُکُمۡ مِنۡکُمۡ ۔ “ (متفق علیہ)

ترجمہ ۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیسے ہوگے تم جب ابن مریم نازل ہوگا تم میں ، اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا ۔

انجیل میں حضرت مسیح ابن مریمؑ فرماتے ہیں ۔

”اور سورج اور چاند اور ستاروں میں نشان ظاہر ہونگے اور زمین پر قوموں کو تکلیف ہوگی کیونکہ وہ سمندر اور اُسکی لہروں کے شور سے گھبرا جائیں گی ۔ اور ڈر کے مارے اور زمین پر آنے والی بلاؤں کی راہ دیکھتے دیکھتے لوگوں کی جان میں جان نہ رہے گی ۔ اس لیے کہ آسمان کی قوتیں ہلائی جائیں گی ۔ اِس وقت لوگ ابن آدم کو قدرت اور جلال کیساتھ بادل میں آتے دیکھیں گے ۔ اور جب یہ باتیں ہونے لگیں تو سیدھے ہو کر سر اُوپر اُٹھانا اِس لیے کہ تمہاری مخلصی نزدیک ہوگی ۔ “ (انجیل لوقا باب نمبر ۲۱ آیات ۲۵ تا ۲۸)

۲۶ / دسمبر ۲۰۰۴ء کے دن صبح کے وقت بحر ہند میں جو سمندری زلزلہ آیا اسکی شدت ریکٹر سکیل پر ۹ تھی اور یہ ایک چھوٹی قیامت تھا ۔ اس سمندری زلزلہ (سونامی) نے دو براعظموں میں کم و بیش تیرہ ممالک کو براہ راست متاثر کیا ہے ۔ اور دیکھتے دیکھتے لاکھوں لوگ لقمۂ اجل بن گئے ۔ لاکھوں زخمی اور لاکھوں بے گھر ہو گئے ۔ لہروں کے خوف سے لوگ سمندری ساحلی علاقے چھوڑ گئے ۔ علاوہ اسکے قحط اور زمینی زلازل کی کثرت ، جگہ جگہ لڑائیاں اور رعایا کی بغاوتیں اور دجال کا خروج کیا یہ سب علامات مسیح ابن مریم کی آمد ثانی کے وقت کی طرف اشارہ نہیں کر رہیں؟ اور آجکل امریکہ میں کترینا طوفان بھی کیا اسی سلسلے کی کڑی نہیں؟

عبدالغفار جنبہ

۲۸ / دسمبر ۲۰۰۴ء

☆☆☆☆☆☆